پھر تم کیا ہو گئے

از

قاضی حامد

آزاد پبلشنگ سنٹر دیگلور

ناشر

آزاد پبلشنگ سنٹر دیگلور ضلع ناندیڑ فروری ۱۹۵۹ء

قیمت ۲۵ نئے پیسے

پہلی بار (۱۰۰۰)

تعارف

قاضی حامد تنویر ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ھ بروز جمعہ بمقام نظام آباد پیدا ہوئے۔ تنویر کا آبائی وطن دیگلور ضلع ناندیڑ ہے اور خاندان قضات سے تعلق رکھتے ہیں۔ علوم شرقیہ کی تعلیم حاصل کی۔ ایک زمانہ تک حیدرآباد میں رہکر روٹی روزگار کی کشمکش سے دوچار ہوتے رہے "انجمن" اور "اردو" ہفتہ وار کی ادارت، دارالتحریر (چھاپہ خانہ) کی ملکیت بھی معاشی طمانیت اور سکون قلب کی ضامن نہ ہوسکی تو مجبوراً دیگلور کا قصد کیا۔ اور ان دنوں یہیں پر ہیں

"تنویر ایک نوجوان ترقی پسند اور آتش بیان شاعر ہیں جنکی شاعری پر سیاست بری طرح سے چھائی ہوئی ہے۔ پڑھنے کا ڈھب بھی بالکل نرالا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان پر بادل گرج رہے ہوں یا یہ کہ کوہ آتش فشاں پھٹ رہا ہے اور جس کے آتشیں سیال میں سماج کا فرسودہ نظام بہہ جائے گا۔ تنویر کو حضرت صفی اورنگ آبادی مرحوم حضرت حکیم آشفتہ اور حضرت حمید پاشاہ صاحب حمید جیسے اساتذۂ فن کے فیض صحبت اور حیدرآباد کے ترقی پسند شعراء کے ماحول نے کافی متاثر کیا ہے۔

منجانب شری ڈی۔ ایل راؤ دیسمکھ
۱۰ فروری ۱۹۵۹ء ہونے گاؤنکر صدر انجمن ترقی اردو

سید عبدالصمد خاں معتمد
انجمن ترقی اردو دیگلور

سادات، برکات

اور

عزیزہ فردوس کے نام!

جوشؔ محمد آبادی سے زیادہ

مجھے

اُن کے یہ بچے عزیز ہیں

(تنویرؔ)

بچو! تم انسان بنو

یہ نظم مدرسہ فوقانیہ دیگلور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۲ ؍ اپریل ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر پڑھی گئی

آسمانِ علم کے ننھے ستارو خوش رہو
زندگی کی انجمن کے[1] ماہ پارو" خوش رہو
ملک کی اچھی اُمیدوں کے سہارو خوش رہو
دھرتی ماتا کی تمناؤں کے پیارو خوش رہو

تم اگر خوش خوش رہے دنیا ہماری شاد ہے
ہر غمِ غم سے ہمارا فکر نو آزاد ہے

تم بہارِ تازہ اِس چمن کی جان ہو
گلشنِ ہندوستاں کے منظر ذیشان ہو
چشتی[2] و نانک[3]، ظفر[4]، گاندھی[5] ملک کی آن ہو
شانِ مستقبل کے ضامن، وقت کا فرمان ہو

تم سے رخشندہ ہے ماہِ آرزوئے زندگی
ضو فشاں تم سے ہے گویا آبروئے زندگی

[1] میں بھی "فکر" کے تذکیر کو فصیح سمجھتا ہوں (تنویر)
[2] حضرت خواجہ معین الدین چشتی [3] گرو نانک [4] بہادر شاہ ظفر [5] مہاتما گاندھی
[6] لوکمانیہ تلک

تم سے چشمِ آرزو مخمور ہے
تم سے روحِ زندگی مسرور ہے
تم سے دنیائے تمنا جلوہ گاہ نور ہے
تم سے دامانِ بہاراں حسن سے بھرپور ہے
اک نئی منزل تمہارے ہر قدم کے ساتھ ہے
عزمِ دل، مضبوط ہو تو کامیابی ہاتھ ہے

علم کی دنیا سے نکلو! تو عمل کا راج ہے
بس عمل کی راستبازی زیست کی معراج ہے
امتیازِ نیک و بد کرنے کا موقع آج ہے
یاد رکھو! آدمیت، آدمی کا تاج ہے
سچ کی طاقت کے مقابل پھر کوئی طاقت نہیں
پاؤں پھیلانے کی ہرگز جھوٹ میں ہمت نہیں

یاد رکھو! نفس پرور بن کے جینا عار ہے
ایسا انساں پیٹھ پر دھرتی کے گویا بار ہے

بے غرض انساں سے تاریخ کو بھی پیار ہے
آدمی کہتے ہیں جسکو پیکرِ ایثار ہے

دوسروں کے غم کو تم نے اپنا غم جانا اگر
خودبخود اٹھیگی تم پر دہر کی میٹھی نظر

میں نے مانا خوب لکھ پڑھکر "کلکٹر" بن گئے
ڈاکٹر، ہڈ ماسٹر یا کہ کمشنر بن گئے

یا انسپکٹر، اڈیٹر، یا پلیڈر بن گئے
منتخب ہوکر الیکشن میں منسٹر بن گئے

چاہے تم کچھ بھی بنو! پہلے مگر انساں بنو
آدمیت چھوڑ کر ہرگز نہ تم حیواں بنو

ننھے پودے ہی پھلیں پھولیں تو سایہ دار ہوں
اِن کے سایہ کے تلے دنیا کے سو بازار ہوں

پھر ہر ایک بازار میں لاکھوں کے کاروبار ہوں
پھر نئی تعمیر گلشن کے نئے افکار ہوں

پھر شفق کا سرخ پرچم عام یہ پیغام دے
نونہالوں کو "فری تعلیم" کا انعام دے

شعرائے مرہواڑہ

مرتبہ: — جوش محمد آبادی

مرہواڑہ کے متقدمین، متوسطین اور متاخرین اردو شعرا کا منتخب کلام

معہ حالات زندگی۔ باتصویر مجموعہ — (زیر ترتیب)

ہمارے اغراض ومقاصد

- اُردو زبان کے تحفظ وبقاء کے لئے۔
- اُردو زبان اور اُس کے معیاری اَدب کو فروغ دینے کے لئے۔
- بلند پایہ اَدبی، اَخلاقی، اِصلاحی اور تنقیدی کتابوں کی اِشاعت کے لئے
- دیگر زبانوں اور بطورِ خاص مرہٹی کے ترقی پسند اَدیبوں کے قلمی شاہکاروں کو اُردو کا جامہ پہنا کر پیش کرنے کے لئے۔

آپ کے مفید مشوروں اور تعاونِ عمل کی ضرورت ہے

منیجا: **آزاد پبلشنگ سنٹر دیگلور** (ضلع ناندیڑ)

"جذبہ انا" کی آزادی — "اِنسانی اِقتدار کی ہوس"

مذہبی عقیدت مندیوں کا معاشرہ پر اثر۔ اِن سب کی اِصلاح چند دلچسپ مضامین میں پیش ہے۔

زیرِ طبع تصنیف "اِنسانی معاشرہ"

از۔ عبدالرحمٰن مہاجر۔ بی۔ یس۔ سی۔ یم۔ ایڈ۔

باقر فیاضی کے زیرِ انتظام
نیشنل فائن پرنٹنگ پریس چار کمان۔ حیدرآباد میں طبع کیا گیا